

# ارکانِ دین

حضرت مولانا حاج مفتی محمد ظہیر شاہ دہلوی  
قدس سرہ العزیز

انجمنِ اسلامیانِ مصطفیٰ

بیج کلاں، ضلع قصور

# ارکانِ دین

مؤلفانہ

حضرت الحاج مفتی محمد مظہر اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

خطیب شاہی مسجد فتح پوری، دہلی

مترجمہ

پروفیسر محمد مسعود احمد

شارعِ حردہ

انجمن غلامانِ مصطفیٰ برج کلاں  
ضلع قصور

## سلسلہ اشاعت نمبر ۲

حضرت مفتی محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ	مؤلف
پروفیسر محمد مسعود احمد مدظلہ	مرتب
محمد عبدالعزیز بصیر پوری	کاتب
ایم منیر قاضی، تلی پرنٹرز، ۹ سرکلر روڈ، لاہور	مطبع
۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء	اشاعت اول
۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء	اشاعت دوم
مئی ۱۹۷۷ء / ۱۳۹۷ھ	اشاعت سوم
ایک ہزار	تعداد
دعا کے خیر بحق معاونین انجمن	مدیر

(نوٹ) تیس پیسے کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

انجمن غلامانِ مصطفیٰ، برج کلاں، ضلع قصور

# فتاویٰ

حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۸۶ھ) شاہی امام مسجد جامع فتحپور  
 دہلی کی شخصیت جانی پہچانی ہے آپ کے لیے اتنا ہی جاننا کافی ہوگا کہ آپ نے فتاویٰ مسعودی  
 حضرت علامہ مفتی محمد مسعود شاہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۰۹ھ) کے پوتے حضرت  
 سید امام علی شاہ مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۸۲ھ) کے خلیفہ اکبر اور فرزند ارجمند حضرت  
 سید صادق علی شاہ مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۱۷ھ) کے مرید مطلوب، حضرت  
 محی الدین عبداللہ شاہ ابوالخیر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۴۱ھ)، صاحب رسالہ  
 رکن دین حضرت مولانا شاہ رکن الدین الوری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۵۵ھ) کے خلیفہ اور خود عالم عارف  
 اور صاحب تصنیف بزرگ تھے جن کا فیض پاک و ہند کے گوشہ گوشہ میں جاری و ساری ہے۔  
 حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے تقریباً ۶۵ سال قبل مسلمان طلباء کے لیے  
 تین رسائل قلم بند فرمائے تھے یعنی ارکان دین، مظہر الاخلاق اور مظہر العقائد۔ یہ رسائل ۱۳۳۱ھ  
 میں دہلی کے شائع ہو گئے تھے۔ اول الذکر دو رسائل مدینہ پیشنگ، کراچی نے بالترتیب ۱۳۱۹ھ  
 اور ۱۳۸۸ھ میں شائع کر دیئے ہیں اور مؤخذ الذکر رسالہ مکتبہ نعمانیہ سیالکوٹ سے ۱۳۹۶ھ  
 میں شائع ہو گیا ہے۔

رسالہ ارکان دین میں نہایت جامعیت اور اختصار کے ساتھ احکام شرع نجاست و طہارت  
 و صلوٰۃ، غسل، تیمم، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور قربانی سے متعلق ضروری مسائل بیان کئے گئے  
 ہیں جو عام مسلمانوں کے لیے جاننا ضروری ہیں یہ رسالہ دینی نقطہ نظر سے اہم بھی ہے اور مفید بھی۔  
 برادر مہربان محمد صادق قصوری زید مجددہ دیکریٹری نشر و اشاعت انجمن علما ان مصطفیٰ برج کلاں  
 ضلع قصور نے اس رسالہ کو چھاپ کر مفت تقسیم کرانے کی اجازت چاہی چونکہ اس قسم کی  
 تصانیف کا مقصد نفع حاصل کرنا نہیں بلکہ دوسروں کو نفع پہنچانا ہے اس لیے راقم نے

بطیب خاطر اجازت سے دی، مولیٰ تعالیٰ فاضل موصوف کو اس غلوصل وللبیت کی پوری پوری  
بخشا عطا فرماوے۔ آمین!

احق محمد مسعود احمد عفی عنہ

۳۰ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ

پرنسپل  
گورنمنٹ کالج، مٹھی

مطابق  
۳۰ اگست ۱۹۷۶ء

ر ضلع تھریپارکر سندھ

عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

ایک نایاب تحفہ

”شرح قصیدہ بردہ“

از: مولانا محمد عبدالملک کھٹروٹی سابق ڈپٹی سٹیپنڈنٹ ریاست بہاولپور  
آج ہی منگوا کر اپنے دل کو محبتِ محبوبِ روشن کیجئے۔

پتہ

شیخ الاسلام اکیڈمی فحلہ محمود پورہ قصور  
قیمت: ۱۳/۵۰ روپے

# فہرس

صفحہ

۶	پہلا باب شرع کے حکموں کے بیان میں	۱
۷	دوسرا باب نجاست اور پاکی کے بیان میں	۲
۹	تیسرا باب وضوء کے بیان میں	۳
۱۱	چوتھا باب غسل کے بیان میں	۴
۱۴	پانچواں باب تیمم کے بیان میں	۵
۱۳	چھٹا باب نماز کے بیان میں	۶
۲۳	ساتواں باب رمضان کے روزوں کے بیان میں	۷
۲۵	آٹھواں باب زکوٰۃ اور فطرے کے بیان میں	۸
۲۷	نواں باب حج کے بیان میں	۹
۲۹	دسواں باب قربانی کے بیان میں	۱۰



## پہلا باب

شرع کے حکموں کے بیان میں

انسانی زندگی کی تعمیر و تشکیل میں اقوال و اعمال خاص اہمیت رکھتے ہیں، افعال و اقوال کے انہوہ کثیر میں خوب و ناخوب کا صحیح انتخاب حقیقی سعادت کا ضامن ہے، اس انتخاب کی بنیاد اگر تجربات پر رکھی جائے تو اس کے ایسے صدیاں درکار ہیں، شریعت مطہرہ کا نوع انسانی پر احسان عظیم ہے کہ اس نے اس گنتی کو بڑی آسانی کے ساتھ سلجھا دیا اور تجربے کی مشقت سے آزاد کر کے براہ راست عمل پر لگا دیا۔ حقیقی آزادی مہذب پابندیوں کی ایک صورت ہے، پسندیدہ اور ناپسندیدہ اقوال و اعمال کو پابندیوں کے ذریعہ علیحدہ کیا جاسکتا ہے جس کو تکلیفات شرعیہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے، ان پابندیوں یا احکام کے مختلف مدارج ہیں ہم یہاں ان کو مختصراً بیان کریں گے تاکہ آئندہ ابواب میں جہاں کہیں ان کا ذکر آئے تو عمل کی اصل حیثیت معلوم ہو جائے۔

وہ عمل جس کا کرنا انسان پر اللہ اور رسول نے ایسے الفاظ میں ضروری کر دیا ہو  
**فرض** جس کا کھلا ہوا ایک ہی مطلب ہو اور الفاظ میں بھی اُس کی طرف سے نہ ہونے کا شبہ نہ ہو۔ اس کا کرنے والا ثواب پائے گا اور نہ کرنے والا عذاب انکار کرنے والا کافر ہے، اس میں نقص ہونے سے تمام فعل ناکارہ ہو جاتا ہے۔

یہ مثل فرض کے ہے لیکن یہ جن الفاظ میں معلوم ہوتا ہے اس میں کسی طرح کا  
**واجب** شبہ ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔ اگر کسی فعل کا واجب ترک ہو جائے تب بھی اس میں صرف نقصان آئے گا۔

۱۔ یہ اگر کسی فعل کا جز ہے تو اس کو "رکن" کہیں گے ورنہ "شرط"۔

۲۔ نماز کا ایسا نقصان سجدہ سہو کرنے سے جاتا رہتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر قاعدے کی التعمیات پڑھ کر ایک سلام پھیرے اور پھر دو سجدہ کرے پھر پورا قعدہ کر کے سلام پھیرے۔

**سنت** جس کو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیشہ کیا ہو لیکن ہم پر واجب نہ کیا ہو، اس کے کرنے والے کو ثواب ہو گا نہ کرنے والا قہر خداوندی میں مبتلا اور حضور کی شفاعت سے محروم رہے گا اور اس کا ہلکا جاننے والا کافر ہے مگر اس کے ترک کرنے سے کراہت آتی ہے گو وہ فعل ہو جاتا ہے۔

**مستحب** جس کو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی کبھی کیا ہو اس کا کرنے والا ثواب پائیگا نہ کرنے والے کی کچھ بکڑی نہیں لیکن وہ فضیلت نہیں رہتی۔

**نفل** جو عبادت سوائے فرض و واجب کے ہو اس کا حکم مثل مستحب کے ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر اس کی وجہ سے فرض ترک ہونے کا احتمال ہو تو اس کا ترک کرنا بہتر ہے۔

**حرام** یہ مثل فرض ہے فرق اتنا ہے کہ وہاں کرنے کا حکم ہے، یہاں نہ کرنے کا۔

**مکروہ تحریمی** یہ مثل واجب کے ہے، فرق یہاں بھی وہی کرنے نہ کرنے کا ہے اس کی وجہ سے اگرچہ فعل ہو جاتا ہے مگر اس کا مرتکب گنہگار ہوتا ہے اور بعض حالات میں فعل ہی نہیں ہوتا۔

**مکروہ تنزیہی** جس کی ممانعت ادباً کی گئی ہو، باقی حکم مثل مستحب کے ہے، فرق وہی ہے۔

**مباح** جن چیزوں کے واسطے کسی طرح کا حکم نہ آیا ہو۔

## دوسرا باب

نجاست اور پاکی کے بیان میں

شرعیات نے نہ صرف ظاہری صفائی کی تعلیم دی ہے بلکہ حقیقی طہارت و پاکیزگی پر زور دیا ہے جو اصول صحت سے زیادہ قریب سے، شرعیات نے طہارت کے وہ معیارات پیش کئے جو عام نگاہوں سے اوجھل تھے اور جس کی حکمتوں کو سمجھنے کے لیے غور و فکر کی ضرورت ہے ہم طہارت و نجاست کے چند اصول و قواعد کا ذکر کرتے ہیں۔



اگر پیشاب یا پاخانے کی ضرورت ہو تو اس کو نہ روکو بلکہ فارغ ہو لو، پھر ڈھیلے وغیرہ سے نجاست خشک اور صاف کر لو یہ سنت ہے لیکن ایسی چیز سے نہ کرو جو حرمت والی اور نفع یا ضرر دینے والی ہو، یہ مکروہ تحریمی ہے، پھر پانی سے خوب اچھی طرح پاک کرو، اگر نجاست مخرج سے پھیلی نہیں ہے تو پانی سے استنجا کرنا سنت ہے اور اگر بقدر درہم پھیلی تو واجب اور اس سے زیادہ پھیلی تو فرض ہے۔

آدمی کے بدن سے نکلنے والی وہ چیز جس سے وضو یا غسل واجب ہوتا ہے شراب، حرام جانوروں اور گائے، بھینس، بطنخ، مرغی، سانپ وغیرہ کا پیشاب یا پاخانہ نجاستِ غلیظہ ہے۔ اگر چوٹی کے وزن کے برابر لگ جائے تو معاف ہے اس سے زیادہ کو دھویا جائے۔ گھوڑے اور جلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں کا پاخانہ نجاستِ خفیفہ ہے، یہ اگر چوٹھائی سے کم لگ جائے تو معاف ہے، ان دونوں نجاستوں کو "حقیقی" کہتے ہیں اور جس سے وضو یا غسل واجب ہوتا ہے اس کو نجاست "حکمی" کہتے ہیں۔

وضو اور غسل کے لیے مینہ اور زمین کا پانی ہونا چاہئے اگرچہ زیادہ ٹھیرنے یا کثی شے کے ملنے سے اس کے رنگ و بو اور مزے میں فرق آگیا ہو مگر پتلا پن باقی ہو اگر یہ پانی بہتا ہو یا مقدار وہ درودہ کے ہوتی تو ناپاک چیز کے ملنے سے بھی ناپاک نہ ہوگا۔

۱۔ جس دلیل سے فرض ثابت ہوتا ہے نجاستِ غلیظہ بھی اسی دلیل سے ثابت ہوتی ہے ۲۔ دھونے میں نجاست کا نہ رہنا معتبر ہے اور جو نجاست نہ دکھائی دے تو کپڑے یا بدن کو تین بار دھویا جائے اور ہر بار سچوڑا یا خشک کیا جائے اور اگر نجاست کی جگہ نہ معلوم ہو تو گھان غالب پر دھویا جائے ۳۔ حرام پرندوں کا پیشاب اور جلال پرندوں کا پیشاب پاخانہ دونوں معاف ہیں ۴۔ جس دلیل سے واجب ثابت ہوتا ہے نجاستِ خفیفہ اسی دلیل سے ثابت ہوتی ہے ۵۔ قیص یا کرتے کی آستین اور گلی وغیرہ غلیظہ کپڑا شمار کیا جائیگا ۶۔ یعنی جس جگہ پانی ہے اس کی بلندی چھوڑ کر دس گز سے دس گز ہو یہاں کہ باسی گز مراد لیا گیا ہے جو ہمارے پون گز کے برابر ہے ۷۔ نجاستِ حقیقی ہر پاک پانی سے جاسکتی ہے

کنوئیں میں اگر جاندار گر کر مر جائے تو اگر پھول پھٹ گیا بشرطیکہ مثل آدمی کے ہو تو سب پانی نکالا جائے گا۔ ورنہ بلی کے مثل جانور کے مرنے سے اسی کنوئیں کے چالیس پچاس اور چوہے کے مثل جانور مرنے سے بیس تیس ڈول نکالے جائیں لیکن پہلے جانور کو نکال لیا جائے، کنواں نجاست کے گرنے کے وقت سے ناپاک ہوتا ہے اگر گرنے کا وقت معلوم نہ ہو تو اگر جانور پھولا پھٹا نہیں تو ایک دن رات سے ورنہ تین رات دن سے اس کنوئیں کو ناپاک سمجھا جائے اور جو کچھ اس سے پانی سے دھوئے گئے ان کو پھر دھویا جائے اور نمازیں لوٹائی جائیں۔

حلال جانور آدمی اور گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے اور حرام جانوروں کا جھوٹا ناپاک ہے اور گھریلو جانوروں کا جھوٹا اور ان کا پسینہ مکروہ ہے۔

## تیسرا باب

### وضو کے بیان میں

وضو، غسل اور تیمم انسانی بدن کی طہارت کی مختلف صورتیں ہیں، شریعت نے تزکیہ نفس کے بعد اس پر بہت زور دیا ہے اور اس کو فرض کر دیا ہے، یہاں انسان کی مرضی کو دخل نہیں بلکہ اس کے جسم و جان یہاں تک کہ اس کے لباس پر مولیٰ تعالیٰ کا حکم جاری و ساری ہے اور یہ سب خود انسان کے اپنے فائدے کے لیے ہے جس سے وہ اپنی ناقابت اندیشی کی وجہ سے گریزاں نظر آتا ہے، شریعت نے تعلیم طہارت کے ساتھ ساتھ اس کے طریقے بھی بتا دیئے ہیں، ہم مندرجہ ذیل تین ابواب میں انہیں کو مختصراً بیان کریں گے۔

مٹی کے برتن میں خود پانی لے کر اونچی جگہ قبلہ رخ بیٹھے اور بدھنی وغیرہ کو بائیں طرف رکھے یہ سب باتیں مستحب ہیں پھر پاک ہونے اور حصول ثواب کی نیت کر کے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اور دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھو لے اور

انگلیوں میں خلخال کرے، پھر مسواک کرے اور کلی کرے، پھر ناک میں پانی دے کہ بڑھی تک پہنچ جائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے، یہ سب باتیں مسنون ہیں، اس کے بعد چہرے کو پیشانی سے ٹھوڑی تک اور ایک کان کی نو سے دوسرے کان کی نو تک دھوئے کہ یہ فرض ہے اور وارھی ہے تو خلخال بھی کرے کہ یہ سنت ہے پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے کہ یہ فرض ہے پھر تمام سر کا پھر کانوں کا پھر گردن کا مسح کرے، اول الذکر دو مسنون ہیں اور آخر الذکر مستحب، پھر بائیں ہاتھ سے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے کہ یہ فرض ہے اور انگلیوں میں خلخال کرے، یہ سنت ہے لیکن وضو میں خیال رکھے کہ دائیں ہاتھ سے شروع کرے اور ہر عضو کے دھوتے وقت بسم اللہ پڑھے کہ مستحب ہے اور ہر عضو کو تین تین بار دھوئے سولے مسح کے یہ سنت ہے مثلاً تیب کے مطابق جلد جلد اس طرح اپنے اعضاء دھوئے کہ ہر عضو خشک ہونے نہ پائے کہ یہ سنت ہے، اور بال برابر بھی خشک نہ رہ جائے ورنہ وضو نہ ہوگا، مناسب یہ

۱۔ خلخال اس صورت میں ہے جب کہ وارھی اتنی بھرواں ہو کہ نیچے کا بدن نظر نہ آئے ورنہ اس کا وضو ناقص ہے، بھرواں وارھی والے کو بھی ٹھوڑی کے مقابل بالوں کا وضو ناقص ہے ۲۔ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے ۳۔ اگر وضو کے بعد ایسے موزے پہنے ہوں جن سے ٹخنے بھی ڈھک گئے ہوں اور پانی اس میں سرایت نہ کرے تو اپنے شہر میں ایک دن رات تک وضو کے وقت ان پر صرف مسح کر لے اور چھتیس کوس سے زیادہ کے سفر میں تین دن اور تین رات تک اس طرح مسح کرنے کہ ہاتھوں کی انگلیاں پیروں کی انگلیوں پر رکھ کر تیلی سمیت پٹلی کی طرف کیسٹیا ہوالائے لیکن اگر موزے تین انگلی کی مقدار چھٹے ہوئے ہوں تو ان پر مسح درست نہیں ۴۔ بائیں چھنگلی سے انگلیوں کے دائیں طرف شروع کرے اور چھنگلی کو نیچے سے اوپر کی طرف لیجائے ۵۔ مسح صرف ایک بار کرے اس کی صورت یہ ہے کہ دونوں ہاتھ تکرار کے چھنگلی کی طرف کی تین تین انگلیوں سے پیشانی کی طرف سے مسح کرتا ہو گدھی کی طرف لیجائے اور پھر ہتھیلیاں لگا کر پیشانی کی طرف پھیر لائے اور کاندھ کی انگلی سے کان کے اندر کا اور انگوٹھے سے کان کے بیچے کا اور ہاتھ کی اگلی طرف سے گردن کا مسح کرے ۶۔ یعنی جو ترتیب وضو کے فرضوں میں بتائی گئی ہے۔

ہے کہ وقت سے پہلے وضو کرے، انگوٹھی پہنا ہو، ہاتھوں کو ادا دھوا دھو کر پانی سے دھو کر لے تاکہ بدن کا وہ حصہ خشک نہ رہ جائے، وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لے اور وضو کے بعد انا اتر لٹا اور کلمہ شہادت پڑھے کہ یہ سب باتیں مستحب ہیں۔

۲

ان باتوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے: پیشاب و پاخانہ کی جگہ سے کوئی چیز نکلنا، بہنے والے خون یا پیپ کا نکل کر ایسی جگہ تک پہنچنا جس کا دھونا نماز میں فرض ہے، آواز سے ہنسا، مہنون اور بے ہوش ہونا، سہارے سے سونا، شہوت کی حالت میں کھلی ہوئی دو شرمگاہوں کا ملنا، منہ بھر کے قے ہونا یا منہ سے اتنا خون نکلنا کہ تھوک سرخ ہو جائے۔

۳

ان باتوں سے وضو مکروہ ہو جاتا ہے: پانی میں اسراف کرنا یا پھرتیل کی طرح چپڑنا زور سے چھپکا مارنا، بلا ضرورت دنیاوی باتیں کرنا، تین بار سے پانی سے مسح کرنا، ناپاک جگہ یا عورت کے کچے ہوئے پانی سے یا مسجد کے فرش پر وضو کرنا، جس پانی سے وضو کرے اس میں تھوکن یا سنکنا یا قبلہ رخ سپردھونا، کھلی اور ناک کے واسطے بائیں ہاتھ سے پانی لینا دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا، کسی برتن کو صرف اپنے وضو کے لیے خاص کرنا۔

## چونمخاباٹ

### غسل کے طریقہ کے بیان میں

۱

پاک ہونے کی نیت کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے اور پھر بسم اللہ پڑھے یہ باتیں مستحب ہیں اول دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھو کر، شرمگاہ دھوئے پھر وضو کرے یہ باتیں مسنون ہیں لیکن غسل میں کھلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے۔ وضو کے بعد پانی سے تمام بدن پر پانی بہائے اس طرح کہ پہلے سر پر سے پھر داہنے مونڈھے پر پھر بائیں مونڈھے پر سے تین تین بار پانی بہائے کہ یہ سنت ہے لیکن حد سے زیادہ نہ لٹھکھائے کہ یہ مستحب ہے غسل کے بعد مونڈھے کپڑے سے بدن صاف کر کے غسل کرتے

وقت باتیں نہ کرے اور ایسی جگہ نہائے جہاں کوئی نہ دیکھے یہ سب باتیں مستحب ہیں۔

۲

ان باتوں سے غسل واجب ہو جاتا ہے، زندہ بالغ عورت یا مرد کی شرمگاہوں میں آلودگی کا سرد داخل کرنا دونوں پر غسل واجب کرتا ہے، منی کا شہوت کے ساتھ کود کر نکلنا، احتلام ہونا یا سونے میں منی کا نکلنا، ان باتوں کو جنابت کہتے ہیں، عورت کا ہر مہینہ دس دن کے اندر کم سے کم تین روز خون آکر موقوف ہونا کہ اس کو حیض کہتے ہیں، یا بچہ ہونے کے بعد چالیس روز کے اندر اندر خون آکر موقوف ہونا کہ اس کو نفاس کہتے ہیں، اگر ان باتوں سے زیادہ آیا تو وہ خون استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہے۔

## پانچواں باب

تیمم کے بیان میں

اگر پانی ایک میل دور ہو یا اور کسی وجہ سے اس پر قہر نہ ہو کہ یہ امور شرائط میں داخل ہیں تو بجائے وضو و غسل کے تیمم کرے، اگر نماز عید یا جنازہ جانے کا خوف ہو تب بھی تیمم کر لے لیکن میت کا ولی نہیں کر سکتا کیوں کہ وہ پھر ٹپھہ سکتا ہے، تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے پاکی کی نیت کرے کہ یہ شرط ہے، پھر لسم اللہ ٹپھہ کہ یہ سنت ہے پھر اول بار ہاتھوں کو انگلیاں کھول کر پاک مٹی یا اور کسی جنس مٹی پر رکھ کر گدگدے کو پیچھے یہ مستحب ہے اور پھر ہاتھ جھاڑ کر چہرہ کا مسح کرے پھر دوسری بار اسی طرح کرے پہلے داہنے ہاتھ پر بائیں ہاتھ کا مسح کرے اور استیجاب، ترتیب اور پے درپے کرنے کا خیال رکھے اور کم سے کم تین انگلیوں سے تو وضو و مسح کرے۔

۱۔ منی سفید رنگ کی گاڑھی گاڑھی ہوتی ہے اس کے نکلنے سے کچھ لذت آتی ہے اور ایک مذی ہوتی ہے جو اس سے کچھ نیلی ہوتی ہے اور شہوت کی حالت میں نکلتی ہے اور ایک ودی ہوتی ہے جو پیشاب کے بعد نکلتی ہے ۲۔ حالت حیض میں نماز روزہ ناجائز ہے صرف روزے قضا کرے اور اگر دس دن کے اندر اندر خون دیکھے تو بیچ کی پاکی حیض میں داخل ہوگی ۳۔ یہ مستحب ہے ۴۔ یہ شرط ہے ۵۔ یہ سنت ہے ۶۔ یہ شرط ہے ۷۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ بہت اچھی طرح کرنا کہ کوئی بال تک نہ بچے ۸۔ یہ مستحب ہے ۹۔ یہ بھی مستحب ہے اس کو ضرب کہتے ہیں یعنی وضو کی طرح ایک رکن کے بعد دوسرا جلدی جلدی کرے۔

# چھٹاب

## نماز کے بیان میں

اسلام لانے کے بعد نماز کی ختنی تاکید آئی ہے اور کسی عبادت کی نہیں آئی۔ اس کے فضائل حد سے زیادہ ہیں اور اس کے چھوڑنے والے کے لیے دردناک عذاب کی وعیدیں آئی ہیں۔ نماز کی خاص خصوصیت کا ذکر قرآن پاک میں کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ نماز برائیوں سے بچانے والی ہے حدیث میں نماز کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

”نماز دین کا ستون ہے جس نے اس کو قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے چھوڑ دیا اس نے دین کو ٹھہرا دیا“

اور ایک جگہ اس طرح ارشاد فرماتے ہیں :-

”جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا وہ کافر ہے“ (نعوذ باللہ)

دوسرے گناہوں میں کبھی نہ کبھی تو بہشت کی امید کی جاسکتی ہے مگر تارک نماز تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخی ہے، پس ایسی اہم عبادت سے بے توجہی بلاکت کا سبب ہو سکتی ہے اس کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ جان کنی میں بھی معاف نہیں اشاروں سے یا بیٹھے بیٹھے جس طرح ممکن ہو پڑھنی ضروری ہے کسی حالت میں معافی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نمازوں کے لیے اوقات مقرر فرما کر انسانی زندگی کو ایسا منظم و مربوط کر دیا ہے کہ اس سے زیادہ متصور نہیں، تعین اوقات سے انسان سبق لے تو اس کی زندگی کا ہر عمل اپنے اپنے وقت پر صادر ہو سکتا ہے، یہ انفرادی اور اجتماعی تمدنی کا ایک اہم اصول ہے اب ہم نمازوں کے اوقات اور ان کی کل رکعتوں کے بارے میں عرض کریں گے۔

فجر | اس کے اندر دو فرض ہیں اور فرضوں سے پہلے دو سنتیں، اس کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب تک رہتا ہے، صبح صادق اس سپیدی کو کہتے ہیں جو آفتاب نکلنے کی سمت آسمان کے کناروں میں پھیل جاتی ہے اور وہ سپیدی جو اس سے پہلے لمبی لکیر کی صورت میں ہوتی ہے اور اس کے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے اس کو صبح کاذب کہتے ہیں۔

نماز فجر اس وقت پڑھی جائے جب روشنی ہو جائے اس وقت سولہ سنت فجر ہر نفل مکروہ ہے بلکہ فرضوں کے بعد سنتیں بھی درست نہیں۔

**ظہر** اس کے اندر چار فرض ہیں چار سنتیں فرضوں سے قبل اور دو سنتیں اور دو نفل فرضوں کے بعد اس کا وقت دو پہر ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک ہر چیز کا سایہ اس سے دو گنا ہو۔ چونکہ اس کے وقت میں اختلاف ہے لہذا اصلی سایہ چھوڑ کر ایک مثل سایہ ہونے سے پیشتر پڑھ لی جائے اگر میوں میں توقف سے اور جاڑوں میں دیر سے پڑھی جائے۔

**عصر** اس کے چار فرض ہیں اور فرضوں سے قبل چار رکعت مستحب اس کا وقت ظہر کے بعد سے غروب آفتاب تک رہتا ہے، آفتاب کے زرد ہونے سے پہلے اس کو پڑھ لینا چاہیے اور اگر آسمان ابھرا ہو تو جلدی کرنا مناسب ہے ایسے وقت فرضوں کے بعد نوافل پڑھنے مکروہ ہیں۔

**مغرب** اس کے تین فرض ہیں اور دو سنتیں فرضوں کے بعد دو یا چھ نوافل۔ اس کا وقت غروب آفتاب سے آسمان کی سرخی چھینے تک رہتا ہے اس کو اول وقت پڑھنا چاہیے لیکن اگر ابھرتا تو وقت کرنا چاہیے۔

**عشاء** اس میں پہلے چار رکعت مستحب، پھر چار فرض پھر دو سنت پھر دو یا چار مستحب پھر تین وقت جس میں پہلے فقہ کے بعد تیسری رکعت میں الحمد اور سورت پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے ہیں اور دعاء قنوت پڑھ کر رکوع کرتے ہیں، دعاء قنوت آگے لکھی جائے گی اور کے بعد دو نفل بھی پڑھے یہ نفل نماز تہجد کے قائم مقام ہیں۔ نماز عشاء کا وقت آسمان پر سیاہی آنے کے وقت سے صبح صادق تک رہتا ہے اول تہائی رات میں پڑھنا مناسب ہے اور اگر ابھرتا ہو تو جلدی کی جائے۔

**جمعہ** یہ ظہر کے قائم مقام ہے اور بغیر جماعت درست نہیں اس میں پہلے چار رکعت سنت پھر دو فرض پھر چار سنت پھر دو مستحب پھر دو نفل پڑھے جاتے ہیں چونکہ (ہندوستان میں) جمعہ کے ہونے نہ ہونے میں علماء کا اختلاف ہے اس وجہ سے جمعہ کے فرضوں

کے بعد چار رکعت احتیاطاً ظہر کی نیت سے اور ٹپھی جاتی ہیں جمعہ کی نماز عورت پر فرض ہے اس کا وقت بعینہ وہی ہے جو ظہر کا ہے۔

اس میں دو رکعت واجب ہیں، یہ بغیر جماعت درست نہیں اس کا طریقہ یہ ہے **عیدین** کہ پہلی رکعت میں اول نین بار اور دوسری رکعت میں الحمد و سورت کے بعد تین بار تکبیر کہے اور ہر بار ہاتھ اٹھائے اور چھوڑ دے۔ جس شخص پر جمعہ فرض نہیں اس پر یہ بھی فرض نہیں اس کا وقت آفتاب نکلنے سے دو پہر تک رہتا ہے۔

اس میں تین رکعت واجب ہیں، اس کا وقت غشا کے فرضوں کے بعد سے **وتر** صبح تک رہتا ہے۔

یہ فرض کفایہ ہے (شہر کے لوگوں میں سے) ایک نے بھی اس کو ادا **نماز جنازہ** کر لیا تو سب گناہ سے بچ جائیں گے، ورنہ سب گناہ گار ہوں گے اس کی نماز کھڑے کھڑے پڑھتے ہیں اس طرح کہ میت کے سینہ کے مقابل رو قبیلہ کھڑے ہو کر تکبیر کہہ کر نیت باندھتے ہیں اور ثنا پڑھتے ہیں (جس کا ذکر آگے آئے گا) پھر تکبیر کہہ کر درود پڑھتے ہیں پھر تیسری تکبیر کہہ کر دعا جنازہ پڑھتے ہیں (جو آگے لکھی جائے گی) پھر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیرتے ہیں۔ اگر مقتدی چند تکبیروں کے بعد جماعت میں شریک ہوا ہے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ان کو ادا کرے پھر سلام پھیرے۔

۲

اذان و اقامت کا مسنون طریقہ یہ ہے۔ — مؤذن مسجد سے علیحدہ کسی اونچی جگہ پر قبلہ رخ کھڑا ہو کر دونوں کانوں میں دونوں انگلیاں ڈال کر ٹھہر ٹھہر کر دو آوازوں میں دو مرتبہ اللہ اکبر کہے پھر اسی طرح دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے پھر دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہے پھر اپنی طرف منہ کر کے دو مرتبہ اسی طرح حَتّٰی عَلٰی الصَّلٰوۃ کہے پھر بائیں طرف منہ کر کے دو مرتبہ حَتّٰی عَلٰی الْفَلَاحِ کہے پھر ایک آواز میں دو مرتبہ اللہ اکبر کہے

۱۔ آج کل بالعموم اذان مسجد کے اندر بلکہ محراب کے اندر ہی جاتی ہے جو شرعاً جائز نہیں ۲۔ اللہ بڑا ہے ۳۔ گوہی دیتا ہو کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ۴۔ گوہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۵۔ نماز کی طرف آتے بہتری کی طرف آتے



ایک مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اور صبح کی اذان میں حَتَّىٰ عَلَىٰ الْفَلَاحِ کے بعد الصَّلَاةَ  
 خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ بھی دو مرتبہ کہے اور اقامت یعنی تکبیر میں حَتَّىٰ عَلَىٰ الْفَلَاحِ کے بعد دو بار  
 قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہے، لیکن یہ یاد رہے کہ اذان ٹھہر ٹھہر کہنی چاہیے اور اقامت  
 بددی جلدی اور اللہ کَالْفِ الْاَكْبَرِ کی بے اور اشہد ان کَالْوَنِ بڑھا کر نہ پڑھنا چاہیے  
 کہ اس سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اور اذان نہیں ہوتی۔

۳

جب کسی فرض نماز کا وقت آجاتا ہے تو وہ مسلمان عاقل و بالغ پر واجب ہوتی ہے یہ شرائط نماز ہیں  
 اگر عورت ہو تو اس کا حیض و نفاس سے پاک ہونا ضروری ہے، یہ بھی شرط ہے نماز اس وقت تک  
 صحیح نہیں ہوتی جب تک نجاستی دھکی سے بدن کپڑا اور جگہ پاک نہ ہو اور بدن کا وہ حصہ جس کا  
 ڈھکنا ضروری ہے ڈھکا ہوا نہ ہو یہ سب شرائط نماز ہیں، جب یہ تمام شرائط موجود ہوں تو نماز  
 اس طرح ادا کر کے کہ دونوں قدموں میں چار انگشت کا فاصلہ چھوڑ کر (کہ یہ مستحب ہے) قبلہ رخ  
 کھڑا ہو یہ فرض ہے، اگر سمت قبلہ نہ معلوم ہو تو جہ صدر دل کو اسی دے پڑھے نماز میں اس طرح  
 کھڑے ہونے کو قیام کہتے ہیں، یہ نفلوں میں فرض نہیں ہے اور اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ چھوڑ کر  
 جائیں تو گھٹنوں پر نہ بیٹھیں۔۔۔۔۔ قبلہ رخ کھڑا ہونے کے بعد فرض و سنت وغیرہ کی  
 جتنی رکعت پڑھنا چاہے اس کی دل سے نیت کر کے کہ یہ سنت ہے اور بہتر ہے کہ زبان سے  
 بھی نیت کے کلمہ کہے مثلاً صبح کے فرضوں کی نیت یوں کرے "نیت کی میں نے فجر کے دو رکعت  
 فرض پڑھنے کے واسطے اور منہ کیا میں نے کعبہ شریف کی طرف"۔۔۔۔۔ پھر دونوں  
 ہاتھ آستین وغیرہ سے نکال کر کانون تک اس طرح اٹھائے کہ ہتھیلیاں قبلہ رخ اور انگلیاں  
 سیدھی اپنی حالت پر اور انگوٹھے کانون کی کوزے کے مقابل ہوں (لیکن یاد رہے کہ عورت

"اے سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں" نماز سونے سے بہتر ہے، بیشک نماز کھڑی ہو گئی، اصطلاح فقہ میں اس حصہ  
 بدن کو عورت کہتے ہیں، مرد کا ناف سے گھٹنے تک بدن کا حصہ عورت ہے اور عورت کا تمام جسم سوا چہرہ ہتھیلیوں اور پیروں  
 کے عورت ہے پس حصہ میں اگر چوتھائی عضو کھل جائے تو نماز نہ ہوگی بلکہ جس ٹیڑھے کا علیحدہ نام ہے وہ حصہ ہے یہاں تک کہ شہ گاہ  
 کے بال بھی علیحدہ عضو کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اپنے ہاتھ آستین سے نہ نکالے اور کاندھوں تک اٹھائے) یہ بائیں مسنون ہیں ہاتھ اٹھانے کے بعد تکبیر یعنی اللہ اکبر کہے کہ یہ فرض ہے پھر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر ہو کہ یہ سنت ہے اور انگوٹھے اور چھنگلی سے پہنچا پکڑے باقی انگلیاں کلائی پر ہوں دعورت صرف دائیں ہتھیلی پر بائیں ہتھیلی کی پشت رکھے اور سیدہ یہ ہاتھ باندھے)۔ ہاتھ باندھنے کے بعد نظر سجدہ کی جگہ رکھے یہ مستحب ہے اور پھر ثنا یعنی سبحانک اللہم پڑھے (مقتدی صرف اس کو پڑھ کے چپ ہے) پھر اَعُوذُ بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر الحمد ۱۷ اور کچھ کلام مجید سے اَنَا اعطینک کے مقدار آیات پڑھ کر تکبیر کہتا ہوا اس طرح رکوع کرے یعنی جھکے کہ دونوں ہاتھوں کو سیدھا رکھے اور دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو خوب مضبوط پکڑے اور انگلیاں کھول کر پیٹھا اور گولہوں کو برابر رکھے اور نظر پیروں پر رکھے یہ سب امور مستحب ہیں لیکن تلاوت اور قیام رکوع فرض ہیں پھر سبحان ربی العظیم کم سے کم تین بار پڑھے پھر تسبیح یعنی

۱۷ یہ اول تکبیر جس کو تکبیر تحریمیہ کہتے ہیں فرض ہے اس وقت دونوں ہاتھ آستین وغیرہ سے نکال لینا مستحب ہے لیکن عورت نہ نکالے، باقی اور تکبیریں جن کو انتقالی کہتے ہیں سنت ہیں۔ یہ امام کو پکار کر کہنا بھی سنت ہے ۱۸ ثم نظس کے مقدار کلام مجید سے ایک آیت پڑھنا فرض ہے اس کو قرأت کہتے ہیں۔ الحمد کے بعد آہستہ آہستہ کہنا سنت ہے اور فرض کی آخری دو رکعتوں میں الحمد سے زیادہ پڑھنا سنت ہے لیکن فرض کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے کیوں کہ اس کی ہر رکعت علیحدہ نماز ہے پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنی الحمد کا موقع سے پہلے ایک دفعہ دونوں رکعتوں میں پڑھنا اور امام کو جس نماز میں پکار کر پڑھا جاتا ہے پکار کر اور جس میں آہستہ پڑھا جاتا ہے آہستہ پڑھنا واجب ہے اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی تو اسی نماز میں ایک اور سجدہ کرنا واجب ہے ۱۹ رکوع کی حد یہ ہے کہ گھٹنوں کو پکڑے اور بیٹھ کر رکوع کرنے کی حد یہ ہے کہ زانو کے مقابل سر ہو جائے۔

۲۰ عورت نہ زیادہ جھکے نہ انگلیاں کتادہ رکھے نہ مضبوط پکڑے نہ گھٹنے جو جھکائے اور مرد کے برخلاف سمٹی رہے۔ ۲۱ پاک ہے میرا رب بزرگی والا۔ ۲۲ اکیلے نمازی کے واسطے تین بار سے زیادہ کہنا مستحب ہے۔

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ كِتَابًا قَوْمَهُ كَرِهَ يَعْنِي سِيدھا كھڑا ہوا اور تحمید یعنی رَبَّنَا  
 لَكَ الْحَمْدُ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ اس طرح کرے کہ اول دونوں گھٹنے زمین پر رکھے  
 یہ امور سنوں میں پھر دونوں ہاتھ اس طرح پر کہ انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ ہوں اور پیٹ رانوں سے جدا  
 رکھے اور دونوں کہنیاں زمین سے علیحدہ رہیں، پھر ناک پھر پیشانی، مگر یہ خیال رہے کہ انگوٹھے کا نو  
 کی لو کے برابر رہیں (یہ باتیں سنوں میں) اور پیروں کی انگلیاں زمین پر قبلہ رخ ٹکی زمین اٹھ جائیں گی تو سجدہ  
 نہ ہوگا اور نظر ناک کے سر سے پرہیز اور بغلیں کھلی رہیں پھر کم سے کم تین مرتبہ سبحان رَبِّيَ الْعَلِيِّ  
 پڑھے پھر تکبیر کہتا ہوا سجدہ سے اس طرح اٹھے کہ پہلے پیشانی پھر ہاتھ اٹھائے اور پھر  
 اطمینان کے ساتھ بائیں پاؤں بچھا کر اور دایاں کھڑا کر کے بیٹھے یعنی سجدہ کرے اور ہاتھ زانو پر رکھے  
 پھر تکبیر کہتا ہوا پہلی طرح دوسرا سجدہ کرے، پھر تکبیر کہتا ہوا پہلی طرح اٹھے اور پھوپھوں کے بل گھٹنوں  
 پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو جائے یعنی قیام کرے اور صرف بسم اللہ پڑھ کر دوسری رکعت پہلی طرح ادا  
 کرے اب دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد اس طرح بیٹھے کہ دونوں ہاتھ زانو پر  
 رکھے مگر انگلیاں اپنی حالت پر ہوں اور نظر گود میں رکھے اسے فقہہ کہتے ہیں پھر تشهد یعنی التحيات پڑھے

اپنے تعریف کرنے والے کی تعریف کو اللہ نے سنا ہے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ رکوع، سجود، قومہ، جلسہ میں  
 بقدر سبحان اللہ کہنے کے ٹھہرنا واجب ہے، دو سجدوں کے درمیان اگر اچھی طرح نہ بیٹھا تو دوسرا سجدہ نہ  
 ہوگا ۳ اے ہمارے رب تیری ہی تعریف ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ امام صرف تسبیح اور مقتدی صرف  
 تحمید کہے ۴ اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی تو اسی نماز میں ایک اور سجدہ کرنا واجب ہے اسی وقت  
 ادا کرنا چاہیے، سجدہ میں زمین پر حیم کے یہ اعضا رکھے، دو پیروں دو گھٹنے، دو ہاتھ ایک پیشانی بلکناک  
 بھی اور اس کی حساس کی سختی تک ہے ۵ عورت سمٹی رہے اور کہنیاں زمین پر بچھا دے ۶ پاک ہے میرا  
 رب بلند مرتبہ والا ۷ نماز کے ہر فعل میں تعدیل یعنی مقدار سبحان اللہ کہنے کے ٹھہرنا واجب ہے  
 ۸ عورت دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر سرین کے بل بیٹھے ۹ رکعتوں میں اور سجدوں میں  
 ترتیب واجب ہے ۱۰ عورت انگلیاں ملی ہوئی رکھے ۱۱ اگر فقہہ کے بعد سلام ہی پھیرنا ہے تو ایسے  
 فقہہ کو فقہہ اخیر کہتے ہیں اور یہ فرض ہے اگر اس کے بعد اور رکعتیں پڑھنی ہوں تو فقہہ اولی کہیں گے  
 اور یہ واجب ہے اور ان دونوں میں بقدر التحیات بیٹھنا کافی ہے، پس اگر فقہہ اولی میں اللہم صلی علی  
 پڑھنے کی مقدار بھی دیر لگائی تو سجدہ سہولاً لازم ہوگا۔

پھر درود، پھر دعاء، پھر دل سے کراہا گاتین فرشتوں کی نیت کر کے پہلے دایہنی طرف منہ پھیر کر  
 سلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ کہے پھر اسی طرح بائیں طرف یہ فقہہ اخیرہ کی صورت ہے یاد رہے کہ  
 کما اس طرح دو رکعت والی نماز پڑھے معتبر ہے اگر چار رکعت والی پڑھنی ہو تو اس کے لیے یہ فقہہ اولیٰ  
 ہے صرف تشہد پڑھ کر باقی رکعتیں اسی طرح ادا کرے لیکن فرضوں میں سورت نہ ملائے اور  
 امام کے پیچھے تو قرآن پڑھے ہی نہیں باقی افعال میں اس کی تابعداری واجب ہے، پھر فقہہ اخیرہ  
 کہہ کے سلام پھیرے۔

طریقہ نماز کے سلسلے میں شمار۔ تشہد، درود اور دعائوں کا جو اور پڑھ کر کیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔

## شنا

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ  
 (ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے، تیری تعریف کے ساتھ تجھ کو یاد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا  
 ہے، تیری بزرگی بلند ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۔ کراہا گاتین وہ دو فرشتے ہیں جو اکثر کے نزدیک موندھوں پر ہتے ہیں اور انسان کے اچھے برے عمل  
 لکھتے ہیں ۲۔ سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت حالت نماز سے کسی ایسے فعل سے باہر آنا جو نماز کا طور  
 والا ہے فرض ہے مثلاً کلام وغیرہ کرنا اور بلفظ سلام واجب ہے اور ان تمام الفاظ کے ساتھ سنت  
 ہے اور امام کو پہلے سلام کی نسبت دوسرا سلام آہستہ کہنا بھی سنت ہے اس میں نظر موندھوں پر رکھنا سنت  
 ہے۔ تنبیہ :- حالت نماز میں اگر جہاں اُسے تو اسے روکے، نذر کے تو بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھے  
 ہاں حالت قیام میں سید ہاتھ سے روکے تاکہ زیادہ حرکت نہ ہو ۳۔ اگر معتد کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں تو ترتیب کے ساتھ امام کے  
 سلام کے بعد اٹھ کر پہلے خالی اور پھر پھری ادا کرے اور ان رکعتوں میں اخیر فقہہ دو رکعت بعد کرے ۴۔ سلام بعد دعا کے علی  
 ہاں عصر اور صبح میں جتنی دیر تک چاہے دعائے مانگے بلکہ ان کے بعد بیچ و ظلم بھی پڑھے یعنی ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ  
 اور ۳۳ بار اللہ اکبر اس کی بہت فضیلت ہے۔

ترجمہ) تمام بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اسے نبی تجھ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک نخت بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔

## دُور

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

(ترجمہ) اے اللہ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی آل پاک پر اس طرح رحمت نازل فرما جس طرح حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی اولاد پر رحمت نازل فرمائی، بے شک تو تعریف کیا گیا اور خوبیوں والا ہے، اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی آل پاک پر، بیشک تو تعریف کیا گیا، خوبیوں والا ہے۔

## دُعَا نَاذِر

اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

(ترجمہ) اے اللہ! بیشک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا بہت ظلم تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں، پس مغفرت کر میرے گناہوں کی خاص مغفرت اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

## سُورَةُ

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

## دُعَاءُ بَعْدِ نَمَازٍ

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا  
دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

(ترجمہ) اے اللہ تو ہمیشہ سلامت ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری طرف سلامتی رجوع کرے  
گی، اے ہمارے رب ہم کو چین کے ساتھ زندہ رکھا اور ہم کو بہشت میں داخل کر اے ہمارے رب  
تو برکت والا اور بہت بلند ہے، اے بڑائی اور بزرگی والے (ہاں تو ہی)۔

## دُعَاءُ قِنُوتِ

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُشْفِيْ عَيْتِكَ  
الْخَيْرَ وَكُشْكُوكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ أَيَّاكَ  
نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَعْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَ  
نَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ۔

(ترجمہ) اے اللہ ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں اور تیری بخشش کے طلبگار ہیں، تجھی پر ایمان لاتے ہیں، تجھی  
پر پھروسہ کرتے ہیں، تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور شرگیزاری کرتے ہیں، ہمارے شکر نہیں کرتے، تیرے  
نافرمان سے علیحدگی اور سزا کی اختیار کرتے ہیں، اے اللہ! تجھی کو پوجتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور  
سجدہ کرتے ہیں، تیری طرف دوڑتے ہیں اور تیری رحمت کی امید کے ساتھ خدمت میں حاضر ہیں، تیرے  
عذاب سے ڈرتے ہیں، یقیناً تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

## دُعَاءُ نَمَازِ خَبَاذَةِ

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا  
وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَ مَتَّافِحِيَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ  
تَوَفَّيْتَهُ مَتَّافِقَهُ عَلَى الْإِيمَانِ۔

(ترجمہ) اے اللہ! ہمارے زندوں، ہمارے مردوں، حاضر و غائب، چھوٹے اور بڑے کمردوں اور عورتوں سب کو بخش۔ ابھی جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے تو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو مارے تو اس کو ایمان پر مار۔

نابالغ لڑکوں کے لیے یہ دعا پڑھی جائے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لَنَا اجْرًا وَ ذُخْرًا وَ اجْعَلْ لَكَ شَافِعًا مُشَفَّعًا۔

(ترجمہ) اے اللہ! اس بچہ کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ آخرت بنا، اے اللہ! اس بچہ کو ہمارے لیے شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا سوا بنا۔

اور لڑکی کے واسطے یہ دعا ہے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لَنَا اجْرًا وَ ذُخْرًا وَ اجْعَلْ لَنَا شَافِعًا وَ مُشَفَّعًا۔

۴

ان باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ خود ہی یا کسی کے جواب میں بقدر دو حرف کلام کرنا اگرچہ کلام مجید کی آیت ہی کیوں نہ ہو یا اسلام کا جواب دینا گو یہ امور بھول سے ہی کیوں نہ سرزد ہوئے ہوں، سلام کرنا، دنیاوی مصائب کی وجہ سے آواز سے رونا، آہ یا آف وغیرہ کرنا، بے عذر کھنکارنا اپنے امام کے سوا کسی کو کلام مجید بتانا، امام کو اپنے مقتدی کے سوا کسی کا بتایا ہوا لینا، کچھ لکھا ہوا دیکھ کر پڑھنا یا سمجھنا، نجاست کا بدن سے ملنا، جو چیز بندے سے مانگ سکیں اس کی دعا خدا سے کرنا، قرآن کریم غلط پڑھنا یا ایسی غلطی پڑھنا جس کی وجہ سے ایسے معنی ہو جائیں جس کا اعتقاد کفر ہے بلکہ ایسی غلطی جس کی وجہ سے مضمون بے معنی ہو جائے یا بہت بڑا تغیر آجائے تب بھی نماز فاسد ہوگی۔ عمل کثیر کرنا، کھانا پینا امام سے آگے ہونا، عورت شہتہ کا آگے یا برابر کھڑا ہونا، ایسی چیزیں سجدہ کرنا جس کی وجہ سے زمین کی سختی نہ معلوم ہو۔

۵

نماز میں یہ باتیں مکروہ تحریمی ہیں۔ کوئی کپڑا تصویر دار یا اس کے طریقہ کے خلاف پہننا، کپڑا وغیرہ اٹھانا، نماز کے خلاف کچھ کرنا، منہ میں کچھ رکھنا جس سے قرآن عمدہ طرح نہ پڑھا جاسکے، اگر بالکل نہ پڑھا جائے گا تو نماز نہ ہوگی، منہ پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا، دونوں گھٹنے چھانی سے لگا کر بیٹھنا

کسی کے منہ کی طرف نماز پڑھنا، جمائی لینا، اکیلے امام کا محراب کے اندر کھڑے ہونا، یا بے عذر ہاتھ اوستیا نیچا کر کے کھڑے ہونا، تصویریں اس پاس ہونا، پیتھاب پاخانہ کی حاجت کے وقت نماز پڑھنا، امام کے پیچھے مقتدی کا کلام مجید پڑھنا۔

۶

یہ باتیں نماز میں مکروہ تنزیہی ہیں۔ ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جن کو پہن کر امیروں کے پاس نہ جاسکے حالانکہ اچھے کپڑے موجود ہوں، نہایت سکوت کے ساتھ ادب سے نہ کھڑا رہنا یا ایسی بات بے عذر کرنا جس سے سکوت میں فرق آئے یا سنت کے خلاف ہو بلکہ حتی الامکان عذر میں بھی ساکت رہنا چاہیے، جمائی اگر آہی جائے تو منہ نہ ڈھانکنا، اکیلا صف کے پیچھے کھڑا ہونا حالانکہ اگلی صف میں جگہ موجود ہے، سجدہ میں پاؤں ڈھانکنا۔

## سوال باب

رمضان کے روزوں کے بیان میں

روزہ اسلام کے اہم فرائض میں سے ہے اس سے ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ ہو جاتا ہے کہ انسان شکم پوری کے لیے نہیں آیا بلکہ اس کے سامنے اعلیٰ مقاصد ہیں ان کی تکمیل اس کا مقصد و زندگی ہے، بھوک و پیاس میں انسان صفات الہیہ میں ایک صفت جلیلہ کا مظہر معلوم ہوتا ہے منظر ہریت ہی اقریبیت اور محبت کی تمہید ہے اور ایک بڑی بات جو اس میں پائی جاتی ہے وہ "اخلاص" ہے، تمام عبادات میں کسی کسی طرح کا اظہار پایا جاتا ہے مگر روزہ ایسی خاموش عبادت ہے جس کا عملاً اظہار ناممکن ہے، اسی لیے عبادات میں نماز کے بعد روزے کی بڑی فضیلت آئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

«روزہ میرے لیے ہے اور روزہ کی جزا میں ہوں»

اس سے بڑھ کر خدمت کا اور کیا صلہ ہوگا؟

۱

اصطلاح شریعت میں صبح صادق سے لے کر آفتاب کے غروب ہونے تک کھانے پینے اور جماع سے رُک جانا نام روزہ ہے۔ رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان عاقل بالغ



پر نماز کی طرح فرض ہیں اور اس میں نیت شرط ہے اور اگر عورت ہے تو اس کے لیے حیض و نفاس سے پاک ہونا بھی شرط ہے، رمضان قضا، رمضان (یعنی رمضان کے کھائے ہوئے یا ٹوٹے ہوئے روزہ کے بدلے روزہ) اور کفارات (یعنی دو دو ماہ کے لگاتار روزے جو اللہ تعالیٰ نے روزہ ٹوٹنے وغیرہ کی سزا میں مقرر کیے ہیں) کے روزے فرض ہیں، نذر معین<sup>۱</sup> اور نذر مطلق<sup>۲</sup> کے روزے واجب ہیں، باقی روزے نفلی۔

۲

رمضان کے روزے رمضان کا چاند دکھلائی دینے سے یا شبِ برات کے تیس روز پورے ہو جانے سے واجب ہو جاتے ہیں اگر ان مہینوں کی انتیس تاریخ چاند نہ دکھائی دے تو اگر اہل ہر تو رمضان کے لیے ایک مرد یا عورت مسلمان عاقل بالغ عادل کی گواہی کافی ہے اور عید کے واسطے اس طرح کے دو مرد یا دو عورتوں کی گواہی کافی ہے لیکن یہاں گواہوں کا غلام نہ ہونا بھی شرط ہے، اگر اہل نہ ہو تو دونوں چاندوں کی گواہی کے لیے تین ٹی جماعت ہونی چاہیے جن کا جھوٹ پر اتفاق نہ البعد از قیاس ہو جس کی لغت ادکم سے کم سپاس بتائی گئی ہے شک کے دن روزہ نہ رکھا جائے مگر نفل کی نیت سے بلکہ یہ نیت بھی مکروہ ہے کہ اگر چاند نہیں ہوا تو رمضان کا ہو جائے گا اور نفلی یا جس قسم کے روزے کی نیت ہے وہ تو ہے ہی اگر چہ ہو گا ہی۔

۳

اگر کسی نے قصد اچھو کھا یا پیاد یا داغ میں پہنچا یا اگر چہ تل کے برابر ہوا یا جماع کیا یا کرایا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اگر رمضان کا روزہ ہے تو قضا کرے اور کفارہ دے اور دوسرے روزوں کی فقط قضا کرے، اگر کسی شرعی وجہ سے روزہ نہ رکھا پھر دن میں وہ جاتی رہی تو چاہیے کہ شام تک کچھ نہ کھائے بلکہ اعلانِ نیت تو بہر حال میں نہ کھائے، رمضان کی حرمت کرے، نفلی روزے ہوں تب بھی حرمت کرنی چاہیے کیوں کہ نفلی روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتا ہے

۱۔ وہ روزے جن کو کسی خاص دن میں رکھنے کی نذر مانی ہو وہ دن آتے ہی روزہ واجب ہو جائے گا  
۲۔ وہ نذر مانے ہوئے روزے جن میں کسی خاص دن کی نیت نہ کی ہو، یہ واجب مگر جب ہی چاہے رکھے۔

لیکن "ایام مہینہ" میں شروع کیا ہو اور واجب نہیں ہوتا۔

ان صورتوں میں صرف قضا کی جائے گی، روزہ یاد تھا اور بغیر قصد کوئی توڑنے والی بات ہو گئی یا بھولے سے روزہ توڑنے والی بات ہو گئی سبھی پھر اس خیال سے کہ روزہ ٹوٹ گیا، قصداً روزہ توڑنے والی بات کہلی (کیوں کہ بھول کر ایسی بات کرنے سے روزہ نہیں جاتا) یا زندہ انسان کے ساتھ جماع کرنے کے سوا کسی اور صورت میں قصداً انزال کیا یا کوئی ایسا فعل کیا جس سے انزال کا خوف تھا اور پھر انزال ہوا اگر نہ ہو تو یہ فعل مکروہ ہے یا روزہ ہی نہ رکھا، یا چنے کے مقدار کوئی چیز منہ میں تھی نگلی گیا، یا قے ہوئی اور اس کو خود نگلی گیا (اگر تھوڑی نگلی ہو جس سے منہ نہ بھر سکے تو معاف ہے) بغیر غذر کچھ کھانا یا چبانا اور افعال حرام کرنا، غیبت، جھوٹ، فحش بکنا، سخت بکروہ ہیں۔

۴

نہایت ہی ضعیف بوڑھا، بیمار، مسافر، حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت (جب کہ اپنے یا بچے کی بیماری کا خدشہ ہو) یہ سب معذور ہیں، روزہ نہ رکھیں، معذوری جانے کے بعد قضا کریں لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ سال بھر کے روزوں کا ثواب رمضان کے ایک روزے کے برابر نہیں ہے۔

## اصول باب

زکوٰۃ اور فطرے کے بیان میں

مال سے محبت انسان کی بڑی کمزوری ہے یہ محبت جب حد سے متجاوز ہو جاتی ہے تو معاشرے میں عظیم اختلاف و بد نظمی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور خود غرضی کا ایک ایسا جان بچھ جاتا ہے جس میں ہر شخص اسیر نظر آتا ہے، شریعت نے اس تعلق کو کمزور کرنے اور معاشرے کے دوسرے ضرورت مند افراد کی مالی اعانت کے لیے زکوٰۃ اور فطرے کی صورت میں چند پابندیاں عائد کر دی ہیں یہاں ان اصول کو مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

کسی بڑھنے والے مال پر جب ایک سال گزر جائے تو خدا کے راستے میں اس میں سے چالیسواں

لے ان دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے اور وہ دونوں عیدیں اور بضر عید کے بعد کے دو تین دن ہیں۔

حصہ دینے کو زکوٰۃ کہتے ہیں یہ ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہے، بشرطیکہ اس کے پاس مالِ نصاب کی مقدار، قرض اور روزمرہ کی حاجتوں سے زائد ہو، ایسے شخص کو امیر کہتے ہیں۔ زکوٰۃ دینے وقت یا مال نکالتے وقت زکوٰۃ کی نیت کہنا بھی شرط ہے، مال زکوٰۃ تین طرح کا ہے۔ ۱۔ سونا چاندی ۲۔ جنگل میں چرنے والے جانور۔ ۳۔ ہر تجارت کا مال۔ پس سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے ہے جس پر سوا دو ماشہ سونا دیا جائے گا، پھر آگے ہر ڈیڑھ تولہ پر تقریباً ساڑھے تین رتنی واجب ہوتا جائیگا اس سے کم پر کچھ نہیں۔ اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے جس پر ایک تولہ پونے چار ماشہ چاندی دی جائے گی پھر آگے ہر ساڑھے دس تولہ پر سوا تین ماشہ واجب ہوتی جائے گی۔ پانچ اونٹ پر ایک بکری تیس گائے بھینس پر ایک سال کی گائے بھینس اور چالیس بکریوں پر ایک بکری دی جائے گی، زیادہ جانوروں کی زکوٰۃ علماء سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ تجارت کے مال کی کل قیمت لگا کر چالیسواں حصہ نکال کر کسی کو دے دیا جائے لیکن اگر کسی افراد پر تقسیم کیا گیا تو ہر ایک کو کم سے کم اتنا دے دیا جائے کہ ایک روز کا خرچ چل جائے یہ مستحب ہے اور ایک فرد کو اتنا دینا کہ اس پر قربانی دیا ہو جائے مگر وہ ہے، غریب عزیز و اقارب اور دوستوں کو دینا زیادہ بہتر ہے، مگر ماں باپ دادا دادی، نانا نانی اولاد یا بیوی، غلام، جن پر قربانی واجب ہے، کافر اور سادات نبی ہاشم اور ان کے غلام کو دینا ناجائز ہے، زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

۲

عید الفطر کی صبح کو نماز سے پہلے چھانک کم پونے دو سیر گیہوں یا اس کا آٹا وغیرہ یا قیمت خدا کی راہ میں دینے کو "فطرہ" کہتے ہیں۔ جس پر زکوٰۃ فرض ہے اس پر یہ بھی عید کی صبح کو واجب ہو جاتا ہے مال کو وہ مقدار جس پر شارع (علیہ السلام) نے زکوٰۃ واجب کی ہے جیسے اپنے رہنے کا مکان، گھوڑے، غلام خدمت گار، بزنس کے برتن وغیرہ۔ اگر سونا چاندی ہر ایک نصاب سے کم ہے لیکن مل کر ان کی قیمت کسی نصاب کی مقدار ہو جاتی ہے تو اس میں اس طرح زکوٰۃ دے کہ فقیر کا زیادہ نفع نہ ہو اگر کسی دوسری شے میں ملی ہوئی ہیں تو اگر یہ زیادہ مقدار میں ہے تب تو کل کا حکم سونے چاندی کا ہے ورنہ معمولی مال کے اندر داخل ہیں جن پر بغیر تجارت کی نیت کے زکوٰۃ نہیں لگے اگرچہ صبح سے پہلے دینا بھی جائز ہے لیکن اگر صبح سے پہلے مر جائے گا تو اس پر واجب نہ ہوگا۔ ۵۔ چھوٹے امیر بچوں کے مال سے دیا جائے گا۔

ہے لیکن یہاں بالغ ہونا اور مال کا ٹبر معنی والا اور اس پر سال گزرنا شرط نہیں فطرہ، چھوٹی، غریب یا مجنون  
اولاد اور خدمتی غلام کی طرف سے بھی دینا واجب ہے اگر کسی وجہ سے عید کے دن نہ دے سکے تو قضا کرے۔

## نواں باب

### حج کے بیان میں

حج علاقہ دنیاوی سے قطع نظر کر کے مولیٰ تعالیٰ کی طرف توجہ تام کی ایک صورت ہے اور  
ارکان حج قدم قدم پر محبوبانِ خدا کی یاد تازہ کرتے ہیں ارکان کی ظاہری صورت پوری کر لینے کے بعد حج  
تو ہو جاتا ہے لیکن حقیقی حج اسی وقت نصیب ہوگا جب محبتِ الہی میں تمام نسبتیں مضمحل کر دی جائیں اور  
صرف اسی ایک نسبت سے ہر شے کا مشاہدہ کیا جائے۔

زمانہ حج میں اسلام کی ہمہ گیر اور عالم گیر مواخات و مساوات کے رقت انگیز مناظر نظر آتے ہیں  
اور صلہ رحمی کے ان جذبات کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جو کبھی یہاں کی فضاؤں نے دیکھی تھی یہ تعلیماتِ اسلامیہ  
کا انجاز ہے کہ صدیوں پہلے جس مولا نے مساوات کی تعلیم دی تھی وہ اب بھی اس دیارِ مقدسہ کے گلی  
کو چول اور صحراؤں میں نظر آتی ہے اس کے علاوہ دنیا کے مسلمانوں کے باہمی میل جول سے بہت  
سے ظاہری و باطنی فوائد حاصل ہوتے ہیں اور حاصل کیے جا سکتے ہیں لیکن اصل چیز تو اللہ تعالیٰ سے  
حقیقی تعلق پیدا کرنا ہے جو تمام فوائد کی روح ہے اگر یہ میسر آ گیا تو سب کچھ حاصل ہو گیا۔

حج کی ظاہری صورت کی تکمیل کے لیے شارعِ علیہ السلام نے چند اصول و ضوابط بتائے ہیں  
یہاں ان کو مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

ہر تندرست مسلمان عاقل بالغ پرجہ فرض ہے بشرطیکہ راستے میں امن ہو اور  
آمد و رفت کے خرچ اور واپس آنے تک کا نفقہ اہل و عیال کو دینے پر قادر ہو۔

اے حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے اس باب کو یہیں نا تمام چھوڑ دیا ہے کہ مبتدیوں کو اس کی ضرورت کم پڑتی ہے  
راقم نے اس مقام سے آگے کچھ اضافہ مناسب سمجھا، باقی تفصیلات کتب فقہ وغیرہ میں مل جائیں گی (مرتب)

حج کی تین قسمیں ہیں، افراد، تمتع اور قرآن — قسم اول یہ کہ میقات پر پہنچ کر احرام باندھیں، صرف حج کی نیت کریں اسے افراد کہتے ہیں اور اس طرح حج کہنے والا مفرد کہلاتا ہے، قسم دوم یہ کہ میقات پر احرام باندھتے وقت صرف عمرہ کی نیت کریں اور مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ کر کے احرام کھول دیں جب حج کا وقت آئے تو حج کا احرام باندھیں اور حج ادا کریں اسے تمتع کہتے ہیں اور اس صورت میں حج کرنے والے کو یہ فائدہ ہے کہ وہ عمرہ کے بعد احرام اتار کر احرام کی پابندی سے آزاد ہو جاتا ہے، قسم سوم یہ کہ میقات پر پہنچ کر عمرہ اور حج کا ایک ساتھ احرام باندھے اور دونوں کی نیت ایک ساتھ کرے، ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ ادا کرے اس طرح حج کرنے والے کو "قارن" کہتے ہیں۔

مفرد اور قارن احرام باندھنے کے وقت سے لیکر حج سے فارغ ہونے تک برابر احرام میں رہتے ہیں سب سے زیادہ ثواب حج قرآن کا ہے کیوں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع قرآن کے مطابق ادا فرمایا اس لیے وہ پوری امت کے لیے افضل ہے۔

۲

ارکان حج کے تین حصے ہیں، فرائض، واجبات اور سنتیں۔

احرام، وقوف، طواف، نیت، فرائض کی ترتیب کو قائم رکھنا، مثلاً احرام باندھنا پھر وقوف کرنا پھر طواف کرنا، ہر فرض کا اپنے وقت اور مقام پر ادا کرنا۔

**فرائض**

میقات سے احرام باندھنا، سعی کرنا (صفا مروہ کے درمیان دوڑنا) سعی کو صفا واجبات سے شروع کرنا اور مروہ پہنچ کر سعی کا طواف معتدبہ کے بعد کرنا، اگر دن میں وقوف

شروع کیا ہے تو غروب آفتاب تک کرنا۔ اگر رات کو وقوف شروع کیا ہے تو اس کے لیے حد مقرر نہیں ہے، وقوف میں رات کا کچھ حصہ ہونا شامل ہے، عرفات سے واپسی میں امام کی متابعت کرنا، مزدلفہ میں رات کو قیام کرنا، مغرب کی نماز عشرہ کے ساتھ ٹھہرنا، نیت ادا نماز کی ہوگی قضا کی نہیں، مزدلفہ کو چھوڑ کر مٹی میں آنا، دس تاریخ کو صرف حمرۃ العقبہ پر کھڑے یاں مارنا، گیارہ باؤ کو تینوں جہروں پر کھڑے یاں مارنا، حمرۃ العقبہ کی رمی دسویں تاریخ کو حلق سے پہلے کرنا، تیسری روز کی رمی کا اسی دن ہونا، ایام نحر میں سر منڈوانا یا بال کٹوانا، منیٰ سے مکہ جا کر طواف خانہ کعبہ کرنا، پھر منیٰ واپس آکر دو روز قیام کرنا، قرآن اور

تمتع والے حاجی کے لیے قربانی کرنا، منیٰ میں قربانی احرام کی حالت میں کرنا، عرفات سے واپسی پر طوافِ افاضہ کرنا اور اس کا اکثر حصہ ایامِ شجر میں ہونا، جلیم کے باہر سے طواف شروع کرنا، طوافِ داہنی طرف سے کرنا، طوافِ باوجود کرنا، طواف کرتے وقت دورانِ حج سر کھلا رکھنا، طواف کعبہ کے بعد دو رکعت نماز مقامِ ابراہیم میں پڑھنا، شیطان کی ٹینگریاں ماننے اور قربانی کرنے سے منڈوانے اور طواف میں ترتیب قائم رکھنا، میقات سے باہر آنے والوں کے لیے رخصت کا طواف کرنا، وقوفِ عرفہ کے بعد سے سر منڈوانے تک جماع نہ کرنا، احرام کے ممنوعات سے بچنا۔

**سنن** | میقات سے باہر آنے والوں کے لیے طواف کرنا، طوافِ حجرِ اسود سے شروع کرنا، طوافِ قدم یا طوافِ فرض میں رمل کرنا، صفامروہ کے درمیان جو دو میل انحصار ہیں ان کے درمیان دوڑنا، امام صاحب کا خطبہ پڑھنا اور سننا۔ مکہ میں ساتویں کو میدانِ عرفات میں نویں کو اور منیٰ میں گیارہویں کو پڑھنا۔ اٹھویں تاریخ مکہ سے نماز فجر کے بعد روانگی۔ وہاں سے منیٰ پہنچ کر پانچ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر پڑھنا یعنی نویں تاریخ منیٰ میں گزارنا، آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہونا اور ظہر، عصر، کی نماز میدانِ عرفات میں پڑھنا اور وہاں ذکرِ الہی کی کثرت کرنا، غروبِ آفتاب سے پہلے میدانِ عرفات سے باہر نہ ہونا، وقوفِ عرفہ کے لیے غسل کرنا عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں ایک رات گزارنا اور نماز مغرب و عشاء ملا کر پڑھنا (نیت ادا نماز کی ہوگی، قضا کی نہیں) نماز فجر ادا کرنے کے بعد مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہونا، دس گیارہ کی راتیں منیٰ میں گزارنا، منیٰ کے قیام میں ایک بار مکہ معظمہ جا کر طواف کرنا۔

## دسوال باب

### قربانی کے بیان میں

قربانی سنتِ ابراہیمی (علیہ السلام) کی یاد تازہ کرتی ہے، قربانی میں حاصل چیز دلوں کی گھرائیوں میں جذبہٴ ایشار و قربانی کا محسوس کرنا ہے جس کو قرآن کریم نے "تقویٰ" کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور صاف صاف فرمادیا ہے کہ خدا کو گوشت و پوست اور خون کی ضرورت نہیں ہے بلکہ تقویٰ کی ضرورت ہے، لفظ تقویٰ اپنے ہمہ گیر معنوں میں استعمال ہوا ہے پس قربانی کرتے وقت اپنے دلوں میں جذبہٴ ابراہیمی کی پرورش کی جائے اور براہِ خدا میں متاعِ عزیز کے ٹٹا دیتے سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔

شرعیات نے قربانی کے چند اصول و ضوابط مقرر کر دیئے ہیں، قربانی کی ظاہری صورت کی تکمیل کے لیے ان کا جاننا ضروری ہے، ہم مختصراً بعض مسائل بیان کرتے ہیں:-

اصطلاح شرعیات میں خاص عمر کے مخصوص جانور کو متعلقہ اسباب و شرائط کے ساتھ تقرب الہی کی نیت سے ذبح کرنے کو "قربانی" کہتے ہیں۔

قربانی کا وقت تین روز تک ہے یعنی ذوالحجہ کی دسویں، گیارہویں اور بارہویں۔ اول تاریخ افضل ہے، دسویں تاریخ کے طلوع فجر سے لے کر بارہویں تاریخ کو غروب آفتاب تک قربانی جائز ہے جن شہروں میں نماز عید ہوتی ہے وہاں نماز کے بعد قربانی کی جائے گی۔ ہاں وہاں میں طلوع آفتاب کے بعد جا سکتی ہے رات کو قربانی کرنا مکروہ ہے، قربانی کے لیے تین دن متواتر رکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ انسان پر فقر و غنی کی حالتیں گزرتی رہتی ہیں اگر اول وقت فقیر ہے پھر غنی ہو گیا قربانی واجب ہوگی اس کے برعکس ہو تو واجب نہ ہوگی۔

۲

جس جانور کا قربانی کرنا جائز ہے اس کو قربانی کے دنوں میں قربانی کی نیت سے ذبح کرنا قربانی کا رکن ہے و جب قربانی کے لیے قربانی کرنے والے کا غنی یعنی فراخ دست ہونا ضروری ہے اس سے مراد ایسی فراخ دستی نہیں جس سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، بلکہ ایسی فراخ دستی جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے شرعیات میں غنی وہ شخص ہے جس کے پاس گھر، گھر کے ضروری اسباب، سواری اور نوکر کے علاوہ ضرورت سے فاضل دو سو درہم یا بیس دینار یا اتنی قیمت کی کوئی شے ہو، قربانی کے لیے قربانی کرنے والے کا عاقل و بالغ ہونا شرط نہیں جی کہ اگر نابالغ غنی ہے تو اس کی طرف سے اس کا باپ یا باپ کا وصی اس کے مال سے خرید کر قربانی کرے گا مگر گوشت صدقہ نہ کیا جائے گا۔ قربانی کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ مقیم ہو مسافر نہ ہو عورت اور مرد دونوں پر قربانی واجب ہے۔

۱۔ حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے اختصار کی وجہ سے اس باب میں صرف چند ضروری مسائل بیان فرمائے تھے راقم الحوزہ نے فتاویٰ عالمگیری جلد ہفتم، ص ۵۱۶ تا ۵۵۲ کی کتاب الاضحیہ سے منقذہ مسائل اخذ کر کے اس باب کو ذرا مفصل کر دیا ہے، فتاویٰ مذکور میں یہ مسائل ان ماخذ سے حاصل کیئے گئے ہیں:-

۱۔ النہایہ محیط شرحی، طہسیر، فتاویٰ اعظمی۔  
 ۲۔ فتاویٰ کبریٰ۔ فتاویٰ قاضی خان بوجیز شرح طحاوی۔ بدائع، سر اجیبہ، اصحاحی زعفرانی، آثار خانہ خزانہ ہفتین  
 ۳۔ بسط، فنیہ، غیاثیہ وغیرہ وغیرہ (مرتب)

اگر کسی مقیم نے حالت اقامت میں قربانی کا جانور خریدا پھر سفر اختیار کیا تو اب اجازت ہے کہ جانور کو فروخت کر دے یا قربانی کرے، کسی غنی نے ایک بکری خریدی وہ صنایع ہو گئی اس اثنا میں وہ فقیر ہو گیا تو اس کو بھی اجازت ہے کہ چاہے اس کو بیچ دے چاہے قربانی کرے اگر ایک شخص قربانی کے دنوں میں غنی تھا قربانی نہ کی اور مر گیا تو اس کے ذمہ سے قربانی ساقط ہو جائے گی، لیکن اگر قربانی کے ایام گزرنے کے بعد مر تو اس کے لئے واجب ہوگا کہ قربانی کے جانور کی قیمت صدقہ کرنے کی وصیت کرے۔

قربانی کے جانوروں میں اونٹ، گائے، بھینس، دنبہ، بھیڑ، مینڈھا، اور بکری وغیرہ شامل ہیں نیلے رنگ کے مینڈھے کی قربانی افضل ہے، قربانی کے لیے بکری ایک سال، گائے دو سال، اونٹ پانچ سال سے کم عمر کا نہ ہو، دنبہ یا مینڈھا بشرطیکہ فریبہ ہو چھ ماہ کا بھی جائز ہے۔ جس جانور کی ناک کٹی ہو یا تھن کٹے ہوں وہ جائز نہیں، جو بکری یا گائے اپنے بچہ کو دودھ نہ پلا سکتی ہو اور تھن خشک ہو گئے ہوں وہ بھی ناجائز ہے، نجاست کھانے والے جانور کی قربانی بھی جائز نہیں جو جانور اتنا دبلا ہو گیا ہو کہ اس کی ہڈیوں میں گوشت ندرہا ہو وہ ٹلجا جائز ہے، جس بکری میں نر مادہ دونوں کی خصوصیات پائی جاتی ہوں اس کی قربانی بھی جائز نہیں، ایک بکری خریدی جو فریبہ تھی پھر دہلی ہو گئی یا عیب دار ہو گئی تو اگر قربانی کرنے والا تو انگریز ہے تو دوسری خرید کر قربانی کرے ورنہ وہی کافی ہے، اسی طرح اگر مرغی یا چوری ہو گئی تو تو انگریز ہوگا تو دوسری واجب ہوگی ورنہ نہیں، اگر تو انگریز نے قربانی کی ذبح کرتے وقت — اضطراب کی کیفیت کی وجہ سے جانور عیب دار ہو گیا تو قربانی ہو گئی افضل یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوب فریبہ اور خوب صورت ہو، عیب دار جانور کے عدم جو ان کے لیے فقہانے یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ جو عیب ایسا ہو کہ منفعت کو پورا پورا زائل کر دے یا جمال و زیبائی کو غت رلو کر دے تو ایسا عیب قربانی سے مانع ہے۔

قربانی کے جانور کا دودھ استعمال کرنا، یا اس سے کوئی اور نفع حاصل کرنا مکروہ ہے دودھ اگر نکال لیا ہے تو اس کو صدقہ کر دے، قربانی کے جانور پر سوار ہونا بھی مکروہ ہے، قربانی کے جانور کے



گوشت وغیرہ کے لین دین میں یہ اصول پیش نظر رکھنا چاہیے، کھانے کی چیز لِعوض کھانے کی چیز کے اور بے کھانے کی چیز لِعوض بے کھانے کی چیز کے جائز ہے اس کے برعکس جائز نہیں قربانی کے جانور کے ہاں بھی پورا تو اس کی قربانی بھی ضروری ہے اونٹ اور گائے میں سا آدمی شریک ہو سکتے ہیں لیکن اگر ایسا آدمی شریک ہو گیا جس کا مقصد قربانی نہیں تو کسی کی قربانی نہ ہوگی، قربانی کے ایام میں قربانی کے علاوہ دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی، ہاں اگر نہ کر سکا تو بطور قضا اس کی قیمت صدقہ کرنی ہوگی۔

۶

افضل یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے ذبح کرے نہ کرے تو کھڑا ضرور ہے دل سے نیت کافی ہے البتہ ذبح کرتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا ضروری ہے، ذبح کرنے سے پہلے رو بہ قبلہ ہو کر یہ دعا پڑھنا سنت ہے: اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحَیَاىِ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَخَلِیْلِکَ اِبْرٰهَیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

۱۔ جدید معاشرے میں ایک طبقے کا خیال ہے کہ قربانی کے بجائے صدقہ کر دینا بہتر ہے یا سروسے سے ضرورت ہی نہیں کیوں کہ مال کا ضیاع ہے یہ بات حکمت شرعیہ کے فقدان کی وجہ سے کہی جاتی ہے، ایسے معاشرے میں جہاں اسراف و تبذیر عوام و خواص کی عادت ناسیہ بن گئی ہے صرف قربانی میں جنرل سی کا خیال کچھ عجیب معلوم ہوتا ہے، قربانی ان حضرات نے کی ہے جن کی اقتصادی حالت ایسی تھی کہ اگر وہ حالت ہماری ہو جائے تو ہر شخص کسکول گدائی سے کر بھیک مانگتا نظر آئے، ایسے کم مایہ لوگ بھی محض اتباع شریعت سے آفتاب ماہتاب بن کر چمکے۔ امور شرعیہ کو محض اقتصادی نظر سے دیکھنا بنیادی غلطی ہے۔ چونکہ کائنات میں حق و باطل کی جنگ جاری رہے گی اس لیے جذبہ ایشارہ و قربانی کا پیدا کرنا ضروری۔ اس کٹ جائے ملت کے مٹ جائے گا اور نیشہ ہے قربانی کا نفسیاتی اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان رزم حق و باطل میں فولاد نظر آتا ہے، مختصر یہ کہ قربانی۔

لوگوں کو رکھنے کا ہے ایک بہانہ

(مرتب)

تذکرۃ المحدثین تذکرۃ المحدثین تذکرۃ المحدثین تذکرۃ المحدثین  
 تذکرۃ المحدثین تذکرۃ المحدثین تذکرۃ المحدثین تذکرۃ المحدثین

# تذکرۃ المحدثین

● تصنیف :

مولانا غلام مرغام رسول سعیدی

● تعارف :

مولانا غلام مفتی محمد عبدالقیوم قادری

**کتابتے اسلام** کے عظیم ترین اساطین علم و فضل، امام اعظم ابوحنیفہ،

امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام محمد، امام طحاوی، امام بخاری، امام مسلم  
 امام ترمذی، امام نسائی، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تابناک زندگی کے ہر  
 پہلو کی مکمل تفصیلات اور ان کی مشہور تصانیف حدیث پر سیر حاصل تبصرہ

ابتداء میں ضرورت حدیث، حجیت حدیث اور حدیث کے ضروری  
 مباحث پر مشتمل فاضلانہ مقدر مصنف کے قلم سے شامل ہے۔

عربی مدارس، کالج، یونیورسٹی کے  
 ارباب تحقیق، اساتذہ اور طلباء کے لیے  
**یکساں مفید ہے**

آفسیٹ طباعت ○ مفید کاغذ  
 خوبصورت ڈالی دار جلد ○ صفحات ۳۲۸  
 قیمت ۱۶ / ۵۰

لاہور  
 مکملہ قادریہ ○ جامعہ نظامیہ رضویہ ○ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور